

عرشی کوئل سجاد حسین

عکس معکوس



<https://primeurdunovels.com/>



علی آرمی یونیفارم پہنے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس سے نظریں چرائے باہر نکلنے لگا تھا، کہ دو ننھے ہاتھوں نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا، جو چند دنوں میں علی کی کل متاع بن چکا تھا۔

”السلام و علیکم سر!“

سب نے میجر علی کو دیکھ کر سلوٹ کر کے سلام کیا، علی نے سر کو خم دے کر جواب دیا اور سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

”ملک کے حالات دن بدن بگڑتے جا رہے ہیں۔ معصوم بچوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔ خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں“ اسحاق نے ساری معلومات علی کے گوش گزار کی۔ جسے سن کر علی نے اپنے جذبات پر قابو پاتے اگلے لائحہ عمل کے لیے باقی آفیسرز سے مشورہ طلب کیا، کیوں کہ اگر اب بھی مزید دیر کی جاتی، تو نجانے کتنے معصوم اپنی معصومیت کھو دیتے، اور کتنی ہی ماؤں کی گود اجڑ جاتیں۔

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

علی نیلی آنکھوں والا خوب رو نوجوان تھا، جو پورے یونٹ میں اپنی دہشت اور غصہ کی وجہ سے مشہور تھا۔ نہ صرف دشمن بلکہ ساتھی آفیسرز بھی اس کے غصے سے پناہ مانگتے تھے۔ علی بہت ایماندار تھا اپنے کام میں معمولی سے کوتاہی بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔ جو مجرم زبان کھولنے پر راضی نہیں ہوتے تھے، انہیں علی کے حوالے کر دیا جاتا تھا، اور صرف پانچ منٹ میں علی کی دہشت کے آگے ہار مانتے ہوئے سب اگل دیتا۔ علی کا کوئی دوست نہیں تھا۔ وہ اکیلا رہنا پسند کرتا تھا۔ اسے کسی پر بھروسہ نہیں تھا، وہ اپنے سائے سے بھی خوف کھاتا تھا۔

اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے علی کی پوری ٹیم جوش و جذبے کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ ان کے چہروں پر موجود سختی سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا، کہ آج دشمن جہنم واصل ہو کر رہے گے۔ وہ سب اپنی جیب کو قدرے سنسان جگہ پر چھوڑ کر راتفل اپنے کندھوں پر ڈالے آہستہ سے چلتے ہوئے دشمن تک پہنچنے کی کوششوں میں تھے۔ اپنی مطلوبہ جگہ سے تھوڑی سی دوری پر انہیں عورتوں اور بچوں کے چیخنے کی درد سے لبریز آوازیں سنائی دینے لگیں، جو اپنے اوپر ہوئے ظلم کو چیخ چیخ کر بیان کر رہی تھیں۔ آوازیں سن کر وہ اپنے قدموں میں تیزی لاتے دشمنوں پر ٹوٹ پڑے۔ ہر طرف گولیوں، چیخنے، چلانے کی آوازیں تھیں۔ دونوں طرف سے گولہ باری جاری تھی، کہ اتنے میں گولی علی کے ہاتھ کو چھوتے ہوئے گزر گئی۔ درد کی ایک تیز لہر پورے جسم میں احاطہ کیا، لیکن وہ پھر بھی ہمت و حوصلہ سے لڑتا رہا۔ اب کافی دشمن جہنم واصل ہو چکے تھے، جو باقی رہ گئے تھے، وہ بھاگنے کی تیاریوں میں تھے، جنہیں علی کی ٹیم نے بروقت گرفتار کر کے حراست میں سے لے لیا۔ علی کے حکم پر سب عورتوں اور بچوں کو حفاظت سے کسی محفوظ جگہ پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔ اس سے پہلے کے علی وہاں سے نکلتا، اسے بچے کی رونے کی آواز آئی، وہ بے اختیار پلٹ کر بچے کو آواز کی سمت کا تعین کرتے بچے کے پاس پہنچا۔ بچے کو دیکھتے ہی اسے لگا کہ اس کا بچپن کا عکس اس کے سامنے موجود ہیں۔ وہ آنکھیں پھاڑے بچے کو دیکھا جا رہا تھا، پھر اسحاق کی آواز پر اپنے جذبات پر

قابو پاتا، بچے کو لے کر ٹیم کے حوالے کرنے کے بجائے اپنی جیب میں بٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا۔
علی کے اس عمل پر سب لوگ حیران تھے۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے بیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے بیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : 03335586927

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

علی بچے کو اپنے کو ارٹڑ لے آیا۔ بچہ بہت چھوٹا اور معصوم تھا۔ علی کے پوچھنے پر اس نے اپنے بارے میں سب بتا دیا۔ علی نے بچے کو کھانا کھلایا اور دوا دے کر سلا دیا۔

علی کمرے سے منسلک بالکنی میں جا کر ریلنگ پر ہاتھ رکھے ایک گہری سانس لے کر ماضی کی یادوں سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرنے لگا، لیکن آج چاہتے ہوئے بھی وہ ایسا نہیں کر سکا، بچے کو دیکھتے ہی اس کے زخم پھر سے اڈھر گئے، اور وہ تلخ ماضی کی یادوں میں کھو گیا۔

آج علی کی چھٹی سالگرہ تھی۔ پورے گھر کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ ہر طرف خوشیاں تھیں۔ پر کون جانتا تھا، کہ یہ خوشیاں عارضی ہیں۔ علی ماں سے ناراض ہو کر الماری میں چھپ پر بیٹھا تھا، جو اس کی پسندیدہ جگہ تھی۔ ابھی عالیہ علی کو منانے جاتی، کہ گولیوں کی آواز سن کر وہ باہر کی طرف دوڑی جہاں ان کے پورے خاندان کو مار دیا گیا تھا۔ ان کے شوہر میجر تھے۔ وہ ایک اہم مشن پر کام کر رہے تھے۔ بہت جلد وہ دشمن کو انجام تک پہنچانے والے تھے، جس کی خبر دشمنوں کو مل گئی، اور انھوں نے میجر ولی کے پورے گھرانے کو موت کی نیند سلا دیا۔ علی کافی دیر انتظار کے بعد خود ہی

الماری سے نکل کر نیچے آیا، تو سب کو خون میں لت پت دیکھ کر اپنے حواس کھو بیٹھا۔ جب ہوش آیا، تو وہ دشمنوں کے شکنجے میں تھا۔ علی پر روز ذہنی و جسمانی تشدد کیا جاتا تھا۔ دشمن کچھ ہی دنوں میں علی کی معصومیت کو نوچ چکے تھے۔ اسے جانوروں کے پاس سلایا جاتا۔ وہ یہ سب برداشت کر رہا تھا۔ کہ ایک دن ولی کے دوست مراد کو ان کے پاس آتے دیکھا، تو وہ بہت حیران ہوا، اور چھپ کر ان کی باتیں سننے لگا۔ اسے یہ سن کر بہت تکلیف ہوئی، کہ ان سب کے پیچھے مراد انکل کا ہاتھ ہے، اب وہ علی کو مارنے کا حکم دے رہے تھے۔ علی بہت مشکل سے وہاں سے فرار ہوا، اور ایدھی ہوم چلا گیا۔ محنت کر کے آرمی جوائن کی۔ اپنا مقام بنایا اپنے باپ کے دشمنوں کو عبرت ناک موت کے گھاٹ اتارا۔

علی نے یونٹ بات کی، اور حمزہ کو اپنی کسٹڈی میں لے لیا۔ سب علی کے اس فیصلے پر حیران تھے۔ علی نے یہ کہہ کر سب کو چپ کروا دیا ”کہ وہ دونوں ایک دوسرے کا عکس معکوس ہیں“ اور علی کا ہاتھ پکڑے باہر نکل گیا جہاں بہترین زندگی ان کی منتظر تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆